امبیڈکر کی نظر میں بدھ مت

جس بدھ نے پوری زندگی توہم پرستی کے خلاف لڑائی لڑی اسے ہی جاہلیت اور توہم پرستی کے اندھیرے میں دھکیلا جا رہا ہے



ابھے کمار

بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کی وفات ۶ دسمبر ۱۹۵۶ کے روز ہوئی تھی۔ یہ دن ہر سال مہا پری نروان دِوس کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اپنی وفات سے دو مہینے پہلے انہوں نے بدھ مت قبول کیا تھا۔ حالانکہ تبدیلیِ مذہب کا خیال ان کے دل میں کئی دہائیوں سے موجیں مار رہا تھا۔ ۱۹۳۰ کی دہائی میں ہی انہوں نے سرِعام اعلان کیا کہ وہ ایک نئے مذہب کی تلاش میں ہیں۔ ان کی یہ تلاش ۱۴ نومبر ۱۹۵۶ کو پوری ہوئی، جب انہوں نے ناگپور میں لاکھوں دلتوں اور دیگر لوگوں کے ساتھ بدھ مت کو اپنایا۔ حالانکہ اس وقت ہندوستان میں ایک سیکولر آئین نافذ ہو چکا تھا اور ایک جمہوری نظام کا قیام عمل میں آ چکا تھا، پھر بھی امبیڈکر کو یہ شدت سے محسوس ہوا کہ ذات پات کی غیر برادری کے معاشرتی نظام سے نجات پانے کے لیے بدھ کی پناہ میں جانا ضروری ہے۔ ایک دلت ہونے کی وجہ سے امبیڈکر کو اس بات کا تلخ تجربہ تھا کہ ذات پات پر مبنی سماج میں زندگی گزار کر سکون اور ترقی نہیں مل سکتی۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ دلتوں کے ساتھ چھوت چھات کا سلوک جاری تھا، ان کو غریب اور اَن پڑھ بنا کر رکھنے میں اعلیٰ ذاتوں کے مفاد پورے ہو رہے تھے۔ ان کو اس بات کا بھی غم تھا کہ جانور اگر تالاب میں جا کر پانی پی لے تو تالاب کو اعلیٰ ذات کے لوگ نظر انداز کر دیتے ہیں، مگر جب ایک دلت اپنی پیاس بجھانے کے لیے تالاب کی طرف بڑھتا تھا تو اس پر وہ حملہ آور کی طرح ٹوٹ پڑتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ امبیڈکر نے بدھ مت کو قبول کیا کیونکہ یہ مساوات اور اخوت کی بات کرتا ہے۔ اس مذہب میں توہم پرستی، رسوم و رواج، روح اور ایشور کی جگہ نہیں ہے۔ سارا زور عوام کی بھلائی پر ہے۔ بدھ مت میں نہ کوئی پیشوا ہے اور نہ کوئی بڑا اور چھوٹا۔ جو بھی بات عقل اور دلیل کی کسوٹی پر کھری نہیں اترتی، وہ سب ناقابل قبول نہیں ہے۔

تاریخ ہمیں یاد دلاتی ہے کہ بدھ مت ایک زمانہ میں بھارت سے لے کر دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلا ہوا تھا۔ مگر بدھ مت کو ختم کرنے کے لیے اسی کے ملک میں شاید سب سے زیادہ سازشیں کی گئیں۔ آزاد بھارت میں فرقہ پرستوں نے جب یہ دیکھا کہ بدھ اور امبیڈکر کی تعلیمات کو لوگ، بالخصوص کمزور طبقات، اپنا رہے ہیں، تو انہوں نے اپنے سُر بدل دیے۔ بدھ اور امبیڈکر کو اپنانے کے پیچھے ان کا اصل مقصد ان کی تعلیمات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا تھا۔ ان کی کوشش یہ ہے کہ بدھ اور امبیڈکر زندہ رہیں، مگر ان کی باتوں کی دھار کو کمزور کر دیا جائے۔ پھر پروپیگنڈہ ہونے لگا کہ بدھ تو ہندو دھرم میں ایک اوتار ہیں اور امبیڈکر ہندو دھرم کے ایک بڑے سماجی مصلح ہیں۔ رفتہ رفتہ امبیڈکر کو فرقہ پرستوں نے مسلم مخالف بنا کر پیش کیا۔ جس امبیڈکر نے ذات پات کی غیر برابری اور چھوت چھات کے خلاف لڑائی لڑی، جس کے نزدیک اصل جمہوریت کی تشکیل اقلیتی حقوق کو مہیا کیے بغیر ادھوری ہے، جس نے سرِعام کہا کہ سماجی اور اقتصادی جمہوریت کے بغیر سیاسی جمہوریت کا کوئی مطلب نہیں ہے، اسے فرقہ پرست کس منہ سے مسلم مخالف کہہ سکتے ہیں! اسی طرح جس بدھ نے پوری زندگی توہم پرستی کے خلاف لڑائی لڑی اسے ہی جاہلیت اور توہم پرستی کے اندھیرے میں دھکیلا جا رہا ہے۔

تاریخ کے ممتاز مورخ رام شرن شرما کے مطابق، بدھ کا اصل نام سدھارتھ تھا۔ ان کا یوم پیدائش ۵۶۳ قبل مسیح ہے۔ وہ شاکیہ کشتریہ خاندان میں پیدا ہوئے، جو نیپال کے کپل وستو میں زندگی

”
بدھ مت نے سماجی دوریاں ختم کرنے کی بات کہی ہے۔ ذات پات کی وجہ سے سماج میں عدم مساوات پائی جاتی ہے۔ اس لیے بدھ ذات پات کی غیر برابری کا بڑا ناقد ہے۔ اس کے نزدیک انسان کی قابلیت جنم سے طے نہیں کی جا سکتی۔ بدھ مت کا سارا زور مساوات پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امبیڈکر نے بدھ مت کو اپنایا۔ بابا صاحب کی بڑی خدمات یہ ہیں کہ انہوں نے بدھ مت کی تعلیمات کو صحیح طور سے پیش کیا اور غلط تشریحات کا علمی جواب دیا۔ بابا صاحب کے یوم وفات پر ان کو خراج عقیدت دینے کا یہ بہتر طریقہ ہوگا کہ ہم ان کی ان باتوں پر غور کریں۔

بسر کرتا تھا۔ حالانکہ بدھ ایک شریف خاندان سے تعلق رکھتے تھے، مگر ان کی سوچ کمزور طبقات کے حق میں تھی۔ ۲۹ سال کی عمر میں انہوں نے اپنے گھر کو چھوڑ دیا اور علم کی تلاش میں نکل پڑے۔ ۳۵ سال کی عمر میں بودھ نے بودھ گیا میں گیان حاصل کیا۔ اس طرح گیان پا کر سدھارتھ، بدھ کہلائے، جس کا مطلب ہوتا ہے، وہ جس کو علم اور بیداری حاصل ہو گئی ہے۔ امبیڈکر نے بدھ کی صحیح تعلیمات کو ہمارے سامنے پیش کیا ہے، جو فرقہ پرستوں کی تشریحات کو پوری طرح سے رد کرتی ہے۔ امبیڈکر کے مطابق، بدھ نے کسی کو نجات دینے کا وعدہ نہیں کیا، بلکہ انہوں نے نجات کی راہ دکھائی۔ انسان کو خود اپنی کوششوں سے نجات حاصل کرنی ہوگی۔ بدھ نے خود کو ایشور نہیں کہا اور نہ ہی انہوں اپنے پاس کسی قدوسی طاقت رکھنے کی بات کہی ہے۔ بدھ نے وحی کا بھی انکار کیا ہے۔ انہوں نے خود کو مسیحا یا پیغمبر بھی نہیں کہا۔ وہ صرف ایک انسان تھے، جو شدھودھنا اور مہا مایا کی اولاد تھے۔ بدھ اس بات پر زور دیتے تھے کہ انسان اپنی زندگی میں اچھے اخلاق اپنائے۔ اس لیے انسان کو کسی کی جان نہیں لینی چاہیے۔ اسے چوری سے دور رہنا چاہیے۔ گناہ کرنے سے بھی بچنا چاہیے۔ باتوں میں صداقت ہو۔ وہ جھوٹ اور فریب سے خود کو دور رکھے۔ انسان کو نجات پانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ خود کو شدید جذبات سے آزاد کرے۔ وہ لالچ میں نہ پڑے۔ وہ غصہ میں نہ آئے۔ وہ فریب کا شکار نہ بنے۔ بدھ نے کہا کہ دُکھ کی بڑی وجہ شدید جذبات ہے۔ نجات پانے کے لیے ان کو قابو میں رکھنا ضروری ہے۔ بدھ کی ایک اہم بات یہ ہے کہ چیزوں کو جمود میں نہیں دیکھنا چاہیے، بلکہ ہر چیز بدلتی رہتی ہے جو ماضی میں موجود تھا وہ لوٹ کر نہیں آئے گا۔ جو آج ہے، وہ ہمیشہ کے لیے نہیں رہے گا۔ جو ہے وہ بھی گزر جائے گا۔ جو آنے والا ہے وہ بھی آ کے رہے گا۔ اس طرح انسان کی زندگی میں ہر وقت بدلاؤ ہو رہا ہے۔ انسان تبدیلیوں کے دور سے گزرتا رہتا ہے۔ بدھ مت توہم پرستی میں یقین نہیں رکھتا ہے۔ وہ ایشور کے وجود کا بھی انکار کر دیتا ہے۔ بدھ مت ہندو دھرم کے عقیدے و رسوم کی بھی پیروی نہیں کرتا۔ بدھ مت روح میں یقین نہیں رکھتا۔ وہ برہمی رسوم جیسے بلی کو بھی غیر واجب ٹھہراتا ہے۔ بلی کے نام پر جانوروں کو مارے جانے کی مخالفت بدھ نے کی ہے۔ بدھ کے مطابق، جانوروں کی بلی دینا ظلم ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بلی دینا کبھی بھی مذہب کا حصہ نہیں ہو سکتا ہے۔ بدھ مت میں کسی کی جان لینا اور شراب نوشی بھی غیر واجب ہے۔ بدھ مت میں قیاس پر مبنی فکر کی بھی تردید ہے۔ بدھ مت کا کہنا ہے کہ یہ دنیا کسی نے نہیں بنائی ہے بلکہ یہ مسلسل تبدیلیوں اور ترقیوں سے وجود میں آئی ہے۔ بدھ مت نے ذہنی برائیوں سے بھی آزاد ہونے کی بات کہی ہے۔ صداقت اور حق پر مبنی سماجی نظام کے قیام پر زور دیا ہے۔ بدھ مت علم پر پہرے داری میں یقین نہیں رکھتا، بلکہ وہ علم کی روشنی کو ہر طرف پھیلانے پر زور دیتا ہے۔ بدھ نے یہ بھی نصیحت کی ہے کہ علم پا کر کسی کو مغرور نہیں بننا چاہیے۔ علم حاصل کرنے کا مقصد اچھے اخلاق کو فروغ دینا ہوتا ہے۔ اگر علم کسی اچھے مقصد کے ساتھ حاصل نہ کیا جائے تو اس سے بڑا نقصان ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ بدھ نے رحم کرنے پر بھی زور دیا ہے۔ محتاجوں کی مدد کرنے کو کہا ہے۔ رحم کے ساتھ جذبہ اخوت سے بھی کام لینے پر زور دیا ہے۔ بدھ مت نے سماجی دوریاں ختم کرنے کی بات کہی ہے۔ ذات پات کی وجہ سے سماج میں عدم مساوات پائی جاتی ہے۔ اس لیے بدھ ذات پات کی غیر برابری کا بڑا ناقد ہے۔ اس کے نزدیک انسان کی قابلیت جنم سے طے نہیں کی جا سکتی۔ بدھ مت کا سارا زور اور مساوات پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امبیڈکر نے بدھ مت کو اپنایا۔ بابا صاحب کی بڑی خدمات یہ ہیں کہ انہوں نے بدھ مت کی تعلیمات کو صحیح طور سے پیش کیا اور غلط تشریحات کا علمی جواب دیا۔ بابا صاحب کے یوم وفات پر ان کو خراج عقیدت دینے کا یہ بہتر طریقہ ہوگا کہ ہم ان کی ان باتوں پر غور کریں اور ایک بہتر سماج بنانے کے لیے کوشش کریں۔

(مضمون نگار جے این یو سے تاریخ میں پی ایچ ڈی ہیں)
debatingissues@gmail.com